بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْنَ، أَمَّا بَعْدُ:

09: سنت کا معنی

کن سلفیاً علی الجادۃ لفضیلۃ الشیخ عبد السلام ابن سالم السحیمی حفظہ اللہ کے اس پیارے رسالے کی شرح کا درس جاری ہے، پچھلے دروس میں ہم نے مقدمے پر بات کی تھی اور آج کے درس سے جن بھائیوں کے پاس یہ کتاب ہے صفحہ نمبر 25 سے ہم شروع کر رہے ہیں، شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں"المقصود بالسنة" یہ موضوع ہے شیخ صاحب فرماتے ہیں:

"لما كان من المعروف أن من مسميات أهل السنة والجماعة "السّلفيون" "(جب یہ بات معروف ہے کہ اہل سنت والجماعت کے ناموں میں سے ایک نام ہے السّلفیون)"فيحسن التعريف بالسنة في اللغة"(تو اچھی بات یہ ہے کہ سنت کی تعریف لغت کے اعتبار سے کی جائے(یعنی لفظی تعریف سنت کی کیا ہے))"وفي الإصطلاح"(اور علماء کے اصطلاح میں سنت کا مفہوم کیا ہے سنت کی تعریف کیا ہے)"ثم بعد ذلك نعرج على التعريف"(پھر اس کے بعد (سنت کی تعریف کے بعد))"بمسميات أهل السنة والجماعة"(ہم جو مختلف نام ہیں اہل سنت والجماعت کے ان کی طرف رُخ کریں گے اور ان کی وضاحت کریں گے اور تعریف کریں گے)"وذكر سبب ذلك"(اور سبب بھی بیان کریں گے کہ مختلف نام کیوں ہیں)۔

"فالسنة في اللغة"(لغت کے اعتبار سے سنت کا معنی یا لفظی معنی سنت کا یہ ہے)"هي الطريقة والسيرة"(طریقت اور سیرت(کوئی راستہ یا کوئی سیرت اسے کہتے ہیں سنت))"وقد اختلف علماء اللغة"(اور لغت کے علماء کا اس میں اختلاف ہوا)"هل السنة مقصورة في اللغة على الطريقة الحسنة"(کیا سنت لغت کے اعتبار سے صرف اور صرف اچھے طریقے اور اچھے راستے پر مقصور و محصور ہے)"أو أنها تشمل الحسنة والقبيحة"(یا سنت لغت کے اعتبار سے اچھا طریقہ یا قبیح اور بُرا

طریقہ دونوں شامل ہیں)۔ جب سنت کی بات کرتے ہیں تو کیا سنت کے لفظ میں جسے راستہ یا طریقہ کہتے ہیں اس سے مراد صرف اچھی چیز ہے یا اس میں بُری چیز بھی شامل ہے؟ تو شیخ صاحب فرماتے ہیں:

"والصحيح"(اور صحیح قول یہ ہے اس اختلاف کے بعد (کیونکہ بعض علماء نے کہا کہ سنت سے مراد صرف اور صرف اچھی چیز ہے (یعنی سنۃ حسنہ ہے) قبیح کو سنت نہیں کہا جاتا))۔ تو شیخ صاحب فرماتے ہیں "والصحيح"یعنی دونوں قولوں میں سے جو صحیح قول ہے وہ کیا ہے۔ "أن المراد بها في اللغة"(لغت میں سنت سے مراد) "هي الطريقة"(مطلقاً طریقت ہے کوئی راستہ ہے) "سواء كانت حسنة أو قبيحة"(چاہے وہ طریقہ اچھا ہو یا بُرا ہو دونوں کو شامل ہے) "ومما يدل على ذلك"، اب جب شیخ صاحب نے کہہ دیا والصحیح، صحیح بات یہ ہے دونوں میں سے اب دلیل لازمی ہے کہ نہیں؟ اب دلیل لازمی آگئی ہے۔

دیکھیں علماء جب ترجیح کرتے ہیں اگرچہ دونوں قول علماء کے ہیں لیکن جب آپ کہتے ہیں کہ یہ راجح ہے تو آپ کے پاس پھر کوئی ثبوت ہونا چاہیے ورنہ پھر دونوں کو برابر رہنے دیں۔ جب آپ کہتے ہیں کہ یہ صحیح ہے یا یہ راجح ہے اب آپ کے پاس اس ترجیح کی یا صحیح کہنے کی الگ سے دلیل ہونی چاہیے "والصحيح أن المراد بها في اللغة هي الطريقة سواء كانت حسنة أو قبيحة ومما يدل على ذلك"، اب دلیل سنیں:

"حديث النبي صلى الله عليه وسلم"(اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث)۔ دلیل کسے کہتے ہیں؟ قال الله وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم۔ تو یہاں پر کیا آیا ہے؟ "قال رسول الله صلى الله عليه وسلم" حدیث آگئی ہے۔ "مَنْ سَنَّ فِي الإسلام سُنَّةً حَسَنَةً"(جس نے اسلام میں سنۃ حسنہ ایجاد کی) "فَلَهُ أجرُها"(تو اس کے لیے اس کا اجر ہے) "وَأجر من عَمِلَ بِهَا"(اور جو اس پر عمل کرتا رہتا ہے (سبحان اللہ)) "وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً"(اور جس نے بُری سنت کو ایجاد کیا) "فَعَلَيْهِ وِزْرُهَا"(تو پس اس شخص پر اس کا گناہ رہتا ہے) "وَ وِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا"(اور ہر اس شخص کا گناہ اس کے سر پر رہتا ہے جو اس بُرے طریقے پر یا بُری سنت پر عمل کرتا رہے گا) "رواه مسلم"(اسے مسلم نے روایت کیا ہے)۔ "حديث صحيحة" صحیح حدیث ہے اسے مسلم نے روایت کیا ہے اور اس حدیث میں واضح الفاظ ہیں کہ سنت کی دو قسمیں ہیں سنةً حسنةً وسنةً سيئةً۔

بعض لوگ (میں عالم تو نہیں کہہ سکتا جہالت کی انتہا ہے!) کہتے ہیں بدعۃ حسنہ ہوتی ہے اور اس کی دلیل یہ ہے۔ بدعۃ حسنہ بھی ہوتی ہے دلیل کیا ہے؟ یہ حدیث ہے صحیح مسلم کی روایت۔

حدیث میں کہیں پر بدعت کا لفظ ہے؟ جو عربی جانتے ہیں صرف پڑھنا جانتے ہیں بدعۃ ہے ب، د، ع، ۃ مربوطۃ یوں لکھا جاتا ہے نا اس حدیث میں کہیں پر یہ لفظ بدعت کا موجود ہے؟ سنت کا لفظ کتنی مرتبہ ہے "سَنَّ سُنَّةً ، سَنَّ سُنَّةً" بار بار آ رہا ہے۔ اور سنت بدعت کی ضد ہے کہ نہیں؟ عجب بات ہے کہ بعض لوگوں نے بعض لوگوں کے کہنے پر اس بات کو مان لیا ہے کہ یہ حدیث دلیل ہے کہ بدعۃ حسنہ بھی ہوتی ہے! بات ہو رہی ہے سنۃ حسنہ کی تو بدعت کہاں سے آ گئی بھئی؟!

تو اس حدیث میں قول راجح کیا ہے اس حدیث کے مطابق؟ کہ سنۃ حسنہ ہو یا سیئۃ ہو دونوں کو سنت ہی کہا جاتا ہے۔ یہ جو سنت ہے سیئۃ، سنۃ حسنہ لغت کے اعتبار سے اصطلاح ہے یا شرعی اعتبار سے صرف حسنہ ہوتا ہے سیئۃ نہیں ہوتا پھر اس لیے ہم لغت کی بات کر رہے ہیں شرع کی بات نہیں کر رہے نہ اصطلاح کی بات کر رہے ہیں، اور طالب علم اور ہر وہ شخص جو علم سے محبت رکھتا ہے وہ اس فرق کو جان لیتا ہے کہ لغت کا اعتبار کیا ہوتا ہے اور شریعت کا اعتبار کیا ہوتا ہے۔

"أما تعريف السنة في الإصطلاح" (اب آئیں اصطلاح میں دیکھتے ہیں کہ سنت کی کیا تعریف ہے)۔ "أما تعريف السنة في الإصطلاح" اصطلاح کہتے ہیں علماء کا آپس میں اصطلاح یعنی جوڑ ہو جانا، اکٹھے ہو جانا اس معنی کی تعریف میں یا اس چیز کی تعریف کے تعلق سے معنی کیا بیان کرتے ہیں۔ "فلها اصطلاح عند المحدثين، كما أن لها اصطلاحاً عند الأصوليين وكذلك عند الفقهاء" ((تین مختلف لوگ ہیں تین مختلف قسم کے علماء ہیں اور ہر علماء کا گروہ اپنے علم میں مہارت حاصل کر چکا ہے، تین مختلف گروہ ہیں اور ان تینوں گروہوں کے نزدیک سنت کا معنی بھی مختلف ہے) اصطلاح میں سنت کا معنی محدثین کے نزدیک کچھ اور ہے، اصولیین کے نزدیک کچھ اور ہے اور فقہاء کے نزدیک کچھ اور ہے)۔

اور طالب علم کو چاہیے کہ ان سب معنیٰ کو جان لے تاکہ جب سنت کی بات آتی ہے اور سنت دین کا بنیادی حصہ ہے۔ ہم کہتے ہیں توحید اور سنت، تو توحید کو تو ہم نے جان لیا ہے کہ عقیدہ ہے کیا ہم نے سنت کو جانا ہے؟ سنت منہج ہے (توحید عقیدہ سنت منہج ہے) اس کو جاننا بہت ضروری ہے اور بعض اوقات آگے بیان کریں گے کہ سنت عقیدے کو بھی کہتے

ہیں، سنت شریعت کو بھی کہتے ہیں، سنت پورے دین اسلام کو بھی کہتے ہیں تو سنت کا معنی وسیع ہے۔ تو آیئے دیکھتے ہیں اصطلاحاً:

"ففي اصطلاح المحدثين" (محدثین کے نزدیک سنت کا کیا مفہوم ہے سن لیں) "هي ما أثر عن النبي صلى الله عليه وسلم" (جو کچھ ملا ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے) "من قول" (قول سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان سے) "أو فعل" (یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل، عمل سے) "أو تقرير" (یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقریر سے)۔

قول سے مراد فرمان زبان کا قول، فعل یا عمل سے مراد جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو نہیں زبان سے لیکن عملاً کر کے دکھایا ہے، تقریر سے مراد کسی اور نے کچھ کہا یا کچھ کیا (قول یا عمل کسی اور کا ہے صحابہ کرام میں سے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا ہے اور خاموشی اختیار کی ہے اسے کہتے ہیں تقریر، یعنی اقرار کرنا اور خاموشی اختیار کرنا۔

"أو صفة" (یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت، حلیہ مبارک چاہے وہ) "خِلقية أو خُلقية" (خِلقية خلق کے اعتبار سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت خلق)۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک کیسا تھا، بال مبارک کیسے تھے، آنکھیں مبارک کیسی تھیں تھیں، رنگ کیسا تھا، قد کیسا تھا۔ یہ کیا ہے؟ خلق سے خِلقية۔ "أو خُلقية" (یا اخلاق کے اعتبار سے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کیسے تھے، کیسے مسکراتے تھے اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، کیسے بات کرتے تھے کیسے نرمی کرتے تھے، چھوٹوں سے کیسے پیش آتے تھے بڑوں سے کیسے پیش آتے تھے، مردوں سے کیسے پیش آتے تھے عورتوں سے کیسے پیش آتے تھے۔ یہ اخلاق ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو یہ بھی سنت میں شامل ہیں۔

"أو سيرة" (یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مبارکہ جو ہے)۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگیں کی ہیں کفار کے خلاف یا مشرکین کے خلاف یہ بھی سیرت ہے یہ بھی سنت ہے۔ "سواء كان قبل البعثة أو بعدها" (چاہے یہ ساری چیزیں جو ہیں) "البعثة" (یعنی نبوت ملنے سے پہلے ہوں یا نبوت ملنے کے بعد ہوں (اسے سنت کہا جاتا ہے محدثین کے نزدیک))۔

"بينما هي في اصطلاح الأصوليين" (اصولیین کی اصطلاح میں)۔ یعنی سنت محدثین کے نزدیک کیا ہے؟ مرادف ہے حدیث جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے، قول ہے فعل ہے، تقریر ہے صفت ہے، آخر تک۔ اسے کیا کہتے ہیں دوسرے لفظوں میں حدیث ہی کہتے ہیں نا! تو سنت ہے حدیث محدثین کے نزدیک، ہم کہتے ہیں قرآن اور سنت یعنی قرآن اور حدیث، تو سنت کا معنی حدیث کا بھی ہے۔

"بينما هي في اصطلاح الأصوليين" (اصولیین کی اصطلاح میں سنت کا کیا معنی ہے)۔ پہلے جان لیں کہ اصولیین ہوتا کون ہے۔ اصولیین جمع ہے اصولی کی اور اصولی وہ عالم ہے جو دین کے اصول کے علم کا اہتمام کرتا ہے چاہے وہ عقیدے کے اصول ہوں، چاہے وہ فقہ کے اصول ہوں، چاہے وہ تفسیر کے اصول ہوں، چاہے وہ حدیث کے اصول ہوں۔

اب علم فقہ اور اصول فقہ میں فرق ہے۔ فقیہ پہلے اصول کا علم حاصل کرتا ہے پھر جا کر فقہ کی بات کرتا ہے تو بعض علماء نے خاص اہتمام کیا ہے اصول کا اسے اصولی کہتے ہیں اور خاص طور پر عقیدے کا علم۔ اب اصولی کہا جاتا ہے مطلب عقائد ہیں، اب اگر قید لگتی ہے اصول الفقہ، اصول التفسیر پھر قید کے ذریعے سے پتہ چلتا ہے کہ اب کس اصول کی بات ہو رہی ہے۔ تو اصولیین سے مراد یہاں پر علماء العقیدہ جو عقیدے کی بات کرتے ہیں۔

شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں:

"تطلق على ما جاء" (اصولیین کے نزدیک سنت اس چیز کو کہتے ہیں) "ما جاء منقولاً عن النبي صلى الله عليه وسلم" (جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہوا) "مما لم ينص عليه في الكتاب العزيز" (جس کا ذکر قرآن مجید میں نہیں ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا گیا ہے) "بل إنما نص عليه من جهته صلى الله عليه وسلم" (بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے بیان کیا گیا ہے) "كان بياناً لما في الكتاب أولاً" (چاہے وہ قرآن مجید کے تعلق سے بیان ہو یا قرآن مجید کے علاوہ کوئی ایکسٹرا پیغام ہو) "وتطلق السنة في اصطلاح الفقهاء" (فقہاء کے نزدیک سنت کا معنی ہے) "على ما ليس بواجب" (جو واجب نہیں وہ سنت ہے)۔

فجر کی نماز دو رکعت فرض ہے اور اس سے پہلے دو رکعت سنت ہے تو سنت کا کیا معنی ہے یہاں پر؟ یعنی وہ چیز جو واجب نہیں ہے جو فرض نہیں ہے۔ یہ کس کے نزدیک ہے؟ فقہاء کے نزدیک ہے۔

شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں:

"فيقال هذا الشيء سنة" (یہ کہا جاتا ہے کہ یہ چیز سنت ہے) "أي ليس بفرض" (یعنی فرض نہیں ہے) "ولا واجب" (نہ واجب ہے) "ولا محرم" (نہ محرم ہے) "ولا مكروه" (اور نہ مکروہ ہے)۔

یعنی جو احکام شرعیہ ہیں وہ کتنے ہیں؟ احکام شرعیہ پانچ ہیں۔ کون سے ہیں؟ فرض ہے، مستحب ہے، جائز ہے، مکروہ ہے، حرام ہے۔ سنت کہاں پر ہے؟ مستحب، مستحب کو سنت بھی کہتے ہیں، مندوب بھی کہتے ہیں، یہ سب نام جان لیں۔

"ولكن" اب اہم بات ہونے والی ہے ابھی تک صرف علمی باتیں تھیں اب پریکٹیکل بات دیکھیں ذرا، "ولكن السنة عند كثير من السلف أوسع من ذلك" (سنت کا معنی سلف کے نزدیک ان تینوں مفہوم سے زیادہ وسیع ہے)۔

اب چوتھی تعریف کس کی ہے؟ سلف کی کہ سنت سلف کے نزدیک کیا ہے۔ اصولیین نے اپنی بات کی ہے، محدثین نے اپنی بات اور فقہاء نے اپنی بات کی ہے، سلف نے کیا کہا ہے ذرا دیکھیں اور یہ تب پتہ چلتا ہے جب سنت کا اہتمام کیا جاتا ہے جب سنت نصب العین ہوتی ہے جب سنت زندگی کا ایک بنیادی حصہ ہوتی ہے جس کے بغیر انسان اپنے آپ کو ناقص محسوس کرتا ہے۔

"ولكن السنة عند كثير من السلف أوسع من ذلك إذ يعنون بالسنة معنى أوسع من معناها عند المحدثين وعند الأصوليين وعند الفقهاء" (سنت سلف کے نزدیک وسیع مفہوم رکھتی ہے وسیع معنی ہے جو محدثین کا معنی ہے جو محدثین کے نزدیک معنی ہے اصولیین اور فقہاء کے نزدیک جو معنی ہے اس سے زیادہ وسیع ہے) "إذ يعنون بالسنة" (سنت سے مراد) "موافقة الكتاب وسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم" (ہر وہ چیز جو موافق ہے قرآن مجید کے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے) "وأصحابه" (اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کے)۔ یہ چیز ایکسٹرا ہے کہ نہیں؟ صحابہ بیچ میں شامل ہوگئے کہ نہیں؟ اصولیین کے نزدیک یہ بات تھی محدثین کے نزدیک فقہاء کے نزدیک؟ "موافقة الكتاب وسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه سواء" (چاہے) "في أمور الإعتقادات" (چاہے اعتقادی امور میں ہو) "أو العبادات" (یا عبادات میں) "ويقابلها البدعة" (اور اس کی ضد بدعت ہے)۔

یعنی بدعت ہر اعتبار سے ہوتی ہے جیسا کہ سنت کا معنی وسیع ہے ویسے ہی بدعت کا معنی بھی اس کی ضد میں اتنا ہی وسیع ہے، ہر نئی چیز دین میں بدعت ہے۔ شرک بدعت ہے کہ نہیں؟ شرک بھی بدعت ہے۔ کفر بدعت ہے کہ نہیں؟ اس مفہوم سے ہر وہ چیز جس کی دلیل نہیں ہے بدعت ہے کہ نہیں؟ تو کفر کا اصل وجود کفر کی کوئی دلیل ہے کہ کفر بھی شرعی ہوتا ہے (نعوذ باللہ)؟

"فیقال" (یہ کہا جاتا ہے) "فلان علی السنة" (فلان سنت پر ہے)۔ کب یہ کہا جاتا ہے کہ فلان سنت پر ہے؟ آج کل تو ہر بندہ سنّی ہے نا! قبر پرست بھی سنّی ہے، کفریہ عقیدے والا بھی سنّی ہے الغرض کہ جو روافض کی ضد ہیں وہ سنّی ہیں آج کل تو یہ معنی ہے ناسنّی کا۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ سلف کے نزدیک سنّی کون ہوتا اور "خلف" ہمارے نزدیک سنّی کون ہے۔

"فیقال،فلان علی السنة" (یہ کہا جاتا ہے کہ فلان سنت پر ہے) "إذا کانت أعماله" (جب اس کے اعمال) "علی وفق کتاب الله وسنة رسول الله صلی الله علیه سلم" (تو اعمال کو تولتے ہیں ہر اس شخص کے جوان کے سامنے آتا ہے دین پر عمل کرتا ہے اسے تولتے ہیں کتاب اللہ پر (یعنی قرآن مجید پر) اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر)۔ وفق کیسے ہوگا؟ جب مفہوم صحیح ہوگا۔ موافقت کیسے ہوگی قرآن اور سنت میں مجھے بتائیں؟ کوئی بھی شخص کوئی عمل کرتا ہے یا کوئی قول کہتا ہے ہم کب کہیں گے کہ اس کا قول قرآن اور سنت کے مطابق ہے یا مخالف ہے؟ جب تک کہ صحیح مفہوم کو نہ جان لیں۔ صحیح مفہوم کیسے جانیں گے؟ "علی ما کان علیه أصحابه والسلف" جو شیخ صاحب (حفظہ اللہ) پہلے بتا چکے ہیں۔ تو ہم تولیں گے قرآن اور سنت پر اگر موافق ہے تو وہ سنّی ہے مخالف ہے تو سنّی نہیں ہے۔

"ویقال فلان علی البدعة" (اور یہ کہا جاتا ہے کہ فلان بدعت پر ہے) "إذا کان عمله مخالفاً للکتاب والسنة أو أحدهما" (بدعتی تب کہا جاتا ہے کسی شخص کو جب اس شخص کا عمل مخالف ہو کتاب کے (یعنی قرآن مجید کے) اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے) "أو أحدهما" (یا دونوں میں سے ایک کے (جب مخالفت ہوتی ہے تب بدعت ہوتی ہے))۔

"یقول شیخ الإسلام ابن تیمیة رحمه الله" (شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) "ولفظ السنة في کلام السلف"، اب سن لیں اب ایک امام صاحب کی گواہی بھی سن لیں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "ولفظ السنة" (سنت کا لفظ) "في کلام السلف" (سلف کے کلام میں) "یتناول" (شامل ہے) "السنة في العبادات" (سنت

عبادات میں)"وفي الإعتقادات"(اور عقیدے میں)"وإن كان كثير ممن صنف في السنة يقصدون الكلام في الإعتقادات"(جب کہ ان میں سے بہت ساروں نے (سلف میں سے بہت ساروں نے) جب سنت پر کوئی تصنیف لکھی ہے تو ان کا مقصد اس تصنیف سے))"الكلام في الإعتقادات"(عقیدہ ہی ان کا مقصد تھا کہ عقیدے کے تعلق سے کچھ اصول یا کچھ باتیں بیان کریں)۔

تو سنت عبادات میں بھی ہوتی ہے اور سنت اعتقادات میں بھی ہوتی ہے اور سلف کے نزدیک زیادہ تر یہ لفظ عقیدے کے لیے ہی استعمال ہوتا تھا۔ یہ شیخ صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا ہے الأمر بالمعروف والنھی عن المنکر میں، صفحہ نمبر 77 میں۔

آگے الحمویۃ میں امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"السنة"(سنت کیا ہے)"هي ما كان عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم"(ہر وہ چیز پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے)"اعتقادا واقتصادا وقولا وعملا"(اعتقاد ہو، اقتصاد ہو، قول ہو یا عمل ہو سب میں جس چیز پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اسے سنت کہا جاتا ہے)۔

"ويقول ابن رجب رحمه الله"(ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں)"وكثير من العلماء"(اور بہت سارے علماء میں سے)"المتأخرين"(متأخرین علماء میں سے)"يخص السنة بما يتعلق بالإعتقاد"(اور بہت سارے متأخرین علماء میں سے وہ سنت کو مخصوص کر دیتے ہیں ہر اس چیز سے جس چیز کا تعلق اعتقاد سے (عقیدے سے) ہے)"لأنها أصل الدين"(کیونکہ عقیدہ ہی دین کی بنیاد ہے دین کی اصل ہے)"والمخالف لها على خطر عظيم"(جو اس سنت کی مخالفت کرتا ہے جو اصول دین ان عقیدے کے مفہوم سے بیان کی جاتی ہے وہ بڑے عظیم خطرے میں ہے)۔

"قلت"اب شیخ صاحب اپنی بات کر رہے ہیں شیخ عبد السلام السحیمی حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

"قلت"(میں کہتا ہوں)"فالسنة إذا أطلقت في باب العقائد"(جب سنت کا اطلاق ہو عقیدے کے باب میں)"إنما يقصد بها الدين كاملا"(تو اس وقت سنت سے مراد پورے کا پورا دین ہے)"لا ما اصطلح عليه علماء الحديث وعلماء الأصول وعلماء الفقه"(نا کہ وہ جو صرف علمائے حدیث یا علمائے اصول، علمائے فقہ کے نزدیک مفہوم ہے)۔ جب عقیدے کے تعلق سے کہا جاتا ہے کہ سنت تو اس سے مراد پورا دین ہے جس میں عقیدہ، عبادات، معاملات سارے امور شامل ہوتے ہیں۔

"قال ابن رجب أیضاً"(ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں)"السنة هي الطريقة المسلوكة"(سنت وہ راستہ ہے جس پر چلا جاتا ہے"مسلوک")"فيشمل ذلك"(اس میں شامل ہوتا ہے)"التمسك بما كان عليه النبي صلى الله عليه وسلم"(ہر اس چیز کو مضبوطی سے تھامنا جس پر اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے)"وخلفاؤه الراشدون"(اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفائے راشدین)۔کون ہیں خلفائے راشدین؟ أربعۃ: ترتیب کے ساتھ، سیدنا ابو بکر صدیق، پھر سیدنا عمر بن خطاب، پھر سیدنا عثمان بن عفان، اور پھر سیدنا علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہم أجمعین)۔ کس چیز میں؟"من الإعتقادات والأعمال والأقوال"(اعتقادات میں سے، اعمال میں سے اور افعال میں سے)، إلی آخر ما قال رحمہ اللہ۔

اور یہ یاد رکھیں امام البر بہاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں"الإسلام هو السنة، والسنة هي الإسلام"(اسلام سنت ہے اور سنت ہی اسلام ہے)۔

اور سنت کے نام پر کتنی تصنیفات ہیں؟ ان میں سے بعض کا ذکر کرتے ہیں جیسا کہ امام احمد بن حنبل أصول السنۃ۔ اب امام ابوداود کی بھی سنۃ ہے، ابن أبی عاصم کی بھی سنۃ ہے، امام احمد کے بیٹے عبداللہ اُن کی بھی سنۃ ہے، امام ابو حاتم الرازی کی بھی سنۃ ہے، ان سب نے سنت کے نام پر تصنیفات لکھی ہیں اور ان سے مراد عقیدہ تھا اور مکمل دین تھا۔

آج کے درس میں اتنا کافی ہے اگلے درس میں"المسميات الشرعية لأهل السنة والجماعة"(شرعی نام اہل سنت والجماعت کے کیا ہیں)اس پر ان شاء اللہ بات کریں گے۔ جزاکم اللہ خیراً، واللہ أعلم۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (09: کن سلفیاً علی الجادۃ) سے لیا گیا ہے۔
سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔